



IQAN- Vol: 03, Issue: 02, Jun-2021
DOI: 10.36755/iqan.732.2021-PP: 109-126

OPEN ACCESS

IQAN

pISSN: 2617-3336

eISSN: 2617-3700

www.iqan.com.pk

اسلامی تہذیب پر مغربی معاشی افکار کی اثر انگیزی: تحقیقی مطالعہ

Influence of Western Economic Thoughts on Islamic Civilization: A Research Study

Dr. Sadia Gulzar

Assistant Professor, Institute of Islamic Studies,
University of Punjab, Lahore, Pakistan.

< sadia.is@pu.edu.pk >

Version of Record

Received: 12-Jul-20; **Accepted:** 01-Nov-20; **Online/Print:** 30-Dec-20

ABSTRACT

In the contemporary world, Western civilization is emerging as the most dominating and influential civilization. It is also affecting other civilizations in several ways. One of the major reasons for its dominance is its financial strength and economic stability. Every economic agenda of the West has a particular purpose. For instance, the International Monetary Fund and World Bank are the products of Western civilization. They offer conditional financial support to the developing countries and thus weaken them financially. It is also included in the agenda of the West to access and occupy the mineral resources of Islamic countries. Contrary to this, Islam condemns exploitation and Islamic countries have no space for any such economic policy which may harm anyone. The growing tendency of international consumerism has also given rise to extravagance in Islamic societies. Similarly, the dominance of the materialistic West has also made the members of Islamic society materialistic in the sense that they no longer seem to be concerned with the financial conditions of their fellow Muslims. While Islam is a religion that makes its followers seek the welfare of each other. The purpose of this research paper is to examine the effects of Western civilization on Islamic civilization. This research is a humble attempt to delve into the issue and identify ways and means to restore the lost place of Islamic civilization in the modern world. The research paper follows content analysis.

Keywords: West, Islamic Civilization, Economic Influence, Mineral Resources, Development, International Agenda, Economic Powers.



تعارف:

عصر حاضر میں ابھرتی ہوئی مغربی تہذیب و ثقافت نے دنیا کی متعدد تہذیبوں بالخصوص اسلامی تہذیب کو متاثر کیا ہے۔ تہذیب و ثقافت کی بنیاد مذہب ہے۔ کسی بھی تہذیب کا فکری اور نظریاتی پہلو اہمیت کا حامل ہے کیونکہ فکر رویہ پر اثر کرتی ہے۔ اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب کے نظریات میں واضح فرق موجود ہے جس کا واضح اثر معاشی سرگرمیوں میں نمایاں نظر آتا ہے۔ اسلامی تہذیب کے معاشی افکار کی بنیاد وحی الہی ہے جب کہ مغرب کی تہذیب کی بنیاد انسانی تجربات پر مبنی ہے۔ دونوں تہذیبیں انسان کے معاشی رویہ سے بحث کرتی ہیں۔ اسلامی اقتصادیات کے بنیادی مآخذ قرآن و سنت ہیں جب کہ مغربی معاشی تہذیب عقل پر قائم ہے۔ مغرب میں اگر انسان کو جوئے اور سود سے رزق مل رہا ہے تو جائز ہے جب کہ اسلام نے ایک مسلمان کو حلال و حرام کا مکلف ٹھہرایا ہے۔ دین اسلام میں دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی مد نظر رکھا جانا ضروری ہے جب کہ مغرب کا منبع و مرکز صرف دنیا کی مادی لذتوں کا حصول ہے۔ دنیاوی ترقی کے لیے ہر استحصالی حربہ اہل مغرب کے نزدیک جائز ہے۔ مادیت زدہ سوچ کی بناء پر مغرب دنیا پر غلبہ حاصل کرنے میں کوشاں ہے۔

دنیا میں اسلام عیسائیت کے بعد دوسرے نمبر پر مذہب ہونے کے باوجود مغلوب ہے۔ عصر حاضر میں مسلمانوں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ 2016ء میں مسلمانوں کی آبادی 2.14 بلین تھی جب کہ 2017ء میں 2.18 بلین ہو چکی تھی۔¹ 2010ء میں مسلم آبادی 1.6 بلین تھی جو کہ دنیا کی کل آبادی کا 23 فیصد تھ۔ یہ توقع کی جا رہی ہے کہ اسلام 2050ء میں دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہو گا۔² دنیا کے کل ممالک کی تعداد 196 ہیں جب کہ مسلم ملک 57 ہیں۔ مغربی تہذیب کی دنیا پر غلبہ کی ایک بنیادی وجہ اس تہذیب کا اقتصادی طور پر مضبوط ہونا ہے۔ اُمت مسلمہ پر غلبہ حاصل کرنے کی بنیادی وجہ مسلمانوں سے صلیبی جنگوں میں شکست کا بدلہ، مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کا بغض و عناد اور مسلم ممالک کا معدنی دولت سے مالا مال ہونا ہے۔

دنیا پر معاشی اور سیاسی اثر و رسوخ رکھنے میں نمایاں ملک امریکہ ہے۔ تاہم باقی مغربی ممالک کا ایجنڈا بھی امریکہ سے مختلف نہیں ہے۔ 1948ء میں برطانیہ، روس اور امریکہ نے مل کر اسرائیلی ریاست کی بنیاد رکھی، یہ الگ بات کہ اقوام متحدہ کا ادارہ بھی اس سے چشم پوشی کر رہا ہے۔ اس مقالہ میں مغرب کے اسلامی تہذیب و ثقافت پر معاشی اثرات کا جائزہ لینے کے بعد اسلامی تہذیب کی عظمت رفتہ کی بحالی کا لائحہ عمل بیان کیا جائے گا۔

مغرب کے اسلامی تہذیب پر معاشی اثرات اور عالمی سامراجیت:

1.1. مشروط مالی امداد اور قرضے:

مغربی ممالک مالی امداد اور سودی قرضوں کے ذریعے اپنے اثر و رسوخ کو بہتر طور پر استعمال کر کے مسلم ممالک کو تکیل ڈال کر رکھنا چاہتے ہیں تاکہ جنگ کے بغیر ہی تمام تر مقاصد حاصل ہو جائیں۔ چند مسلم ممالک پر بیرونی قرضوں کا بوجھ مندرجہ ذیل ہے:

جدول 1: مسلم ممالک کے بیرونی قرضے (بلین ڈالر)

ملک	31 دسمبر 2016ء	31 دسمبر 2017ء
بنگلہ دیش	41.85	45.07
بحرین	42.55	42.39
ایران	8.196	10.56
کویت	38.34	48.91
پاکستان	70.45	75.66
قطر	157.9	168
سعودی عرب	189.3	212.9
ترکی	404.9	429.6
متحدہ عرب امارات	218.7	239.7

(Central Intelligence Agency³)

مندرجہ بالا جدول میں مسلم ممالک کے حکومتی اور عوام کے نجی قرضے بیان کیے گئے ہیں۔ اُمت مسلمہ کا معدنی دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود بیرونی قرضوں کا مقروض ہونا لمحہ فکریہ ہے۔

مغرب کا ہر معاشی ایجنڈا ایک خاص مقصد رکھتا ہے مثلاً عالمی مالیاتی فنڈ اور ورلڈ بینک مغرب کی طاقتوں کی پیداوار ہیں جو کہ کمزور معیشت کے حامل ممالک کو سودی قرضوں اور شرائط پر مبنی امداد کے ذریعے کمزور کر رہے ہیں۔ یاسر ندیم لکھتے ہیں کہ آئی ایم ایف کے پیچھے امریکی اجارہ داری جیسے عزائم پوشیدہ ہیں۔ یہ ادارہ عالمی تجارت اور سرمایہ دارانہ نظام کو فروغ دینے والے ممالک کو قرضوں کا اجراء کرتا ہے۔ آئی ایم ایف میں پیش کردہ ہر ایجنڈا امریکہ کے سیاسی اور اقتصادی مفادات کے مطابق قابل قبول کیا جاتا ہے۔⁴ زیادہ تر مسلم ممالک عالمی معاشی طاقتوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن چکے ہیں۔ سودی قرضوں کی وجہ سے دنیا کے معاشی وسائل سمٹ کر مغرب کے چند ممالک کے قبضہ میں آچکے ہیں جب کہ اُمت مسلمہ معاشی اور معاشرتی تنزلی کا شکار ہو چکی ہے۔ علامہ اقبال نے سود کو جوئے سے تشبیہ دی ہے۔

ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے

سود ایک کالا کھوں کے لیے مرگِ مفاجات⁵

تاہم ترکی دنیا کے گیارہ ممالک میں شامل ہو چکا ہے جنہوں نے عالمی مالیاتی فنڈ کے قرضے چکا دیے ہیں۔ آئی ایم ایف کا سب سے زیادہ مقررہ ملک پر تگال ہے جس پر 21.7 بلین ڈالر کے قرض ہیں۔⁶

مسلم ممالک کی حکومتیں ترقیاتی منصوبوں کے لیے بیرونی امداد اور سودی قرضوں کو مغرب کی پیش کردہ شرائط کے ساتھ قبول کیے جا رہی ہیں جس سے ان ممالک کی معیشت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ مثلاً پاکستان میں سابقہ مسلم لیگ حکومت نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ سے قرضہ وصول کیا ہے جس کا تین سال کا معاہدہ طے پایا ہے۔ اس معاہدے کے تحت آئی ایم ایف نے شرائط لاگو کی ہیں جو حکومت کی طرف سے قبول کر لی گئی ہیں۔ ان شرائط کے ذیل میں حکومت گھریلو صارفین کو مہیا کی جانے والی بجلی میں 30 فیصد اضافہ کرے گی، گیس کے نرخ بڑھائے جائیں گے اور کرنسی کی قدر میں بھی کمی کی جائے گی۔ نجکاری کا عمل بھی تیز کیا جائے گا۔ حکومت تین پبلک فرم نجکاری کے لیے منتخب کرے گی جبکہ 35 پبلک فرمیں پہلے ہی منتخب کر لی گئی ہیں۔ اس عمل سے تقریباً 1.2 ملین ملازمتوں میں کمی متوقع ہے۔ ٹیکسوں میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔⁷ نجکاری کے عمل کے ذریعے آئندہ آنے والی نسلوں کا مستقبل رہن رکھوایا جا رہا ہے۔ بجلی اور گیس کے نرخ میں اضافہ سے مختلف اشیاء کے نرخ بھی گرا کر دیے جاتے ہیں جس سے عوام کے لیے بنیادی ضروریات زندگی بھی خریدنی مشکل ہو جاتی ہیں۔ اسلام میں ایسے قرضوں کی کوئی گنجائش نہیں جس کا خلیازہ عوام کو بھگتنا پڑے اور مستقبل میں قرضوں کی ادائیگی کے لیے عوام پر بے جا ٹیکس عائد کر دیے جائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے اپنی معاشی پالیسیوں میں عوام کی فلاح و بہبود کو ترجیح دی۔ حضرت عمرؓ کے دور میں عراق و شام، سواد میں حلوان و قادسیہ کی مفتوحہ زمینوں کو فوجیوں کے درمیان نہ تقسیم کر نے کا فیصلہ کیا گیا۔⁸ کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ زمین کی ملکیت ایک محدود طبقہ میں گھر کر رہ جائے اور باقی افراد اس سے محروم رہیں۔ درحقیقت حقیقی معاشی ترقی عوام کی خوشحالی میں پنہاں ہے۔

سودی عالمی معاشی نظام کی وجہ سے دنیا کا سارا سرمایہ سمٹ کر چند ممالک میں مرکوز ہو رہا ہے۔ معاشی طور پر طاقت ور ممالک نے کمزور معیشت کے حامل مسلم ملکوں کی تمام سیاسی اور معاشی سرگرمیوں پر اجارہ داری قائم کر رکھی ہے۔ یہاں تک کہ مسلم ممالک میں سربراہ مملکت کے انتخاب میں بھی مغربی اثر و رسوخ غالب نظر آتا ہے۔ ایسے حکمران کو برسر اقتدار لانے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ مسلم ممالک میں سیاسی اور اقتصادی پالیسیاں مغرب کی مرضی کے مطابق تشکیل دے سکیں۔ نیز جس مسلم حکمران سے مغرب کا مطلوبہ مقصد پورا ہو جائے یا جو حکمران اُن کے آگے سر تسلیم خم کرنے میں پس و پیش کرے اُس کو عبرت ناک سزا دی جاتی ہے۔ اس کی واضح مثال صدر صدام حسین کی ہے جنہوں نے بعض مرحلوں میں شعوری اور بعض مرحلوں میں لاشعوری طور پر مشرق وسطیٰ میں امریکی منصوبوں کو بھرپور طور پر آگے بڑھایا۔ لیکن جب امریکہ کا مقصد ان سے پورا ہو گیا تو اُن کو پھانسی کی سزا دے دی گئی۔

1.2. عالمی تجارتی تنظیم:

عالمی تجارتی تنظیم کا مقصد ٹیرف سے آزاد ہو کر عالمی تجارت کو فروغ دینا ہے۔ مسلم ممالک میں ٹیرف سلیزم کی جارہی ہے۔ ٹیرف سے حاصل ہونے والی آمدنی کی کمی کو انکم ٹیکس اور جزل سلیز ٹیکس میں اضافہ کر کے پورا کیا جا رہا ہے۔ کمزور معیشت کے حامل

ممالک میں ٹیکسوں کے نظام میں شفافیت نہ ہونے کی وجہ سے ان کا سارا بوجھ غریب عوام کو برداشت کرنا پڑتا ہے جس سے ان کی قوت خرید متاثر ہوتی ہے۔ نیز عوام بنیادی ضروریات زندگی کو پورا کرنے سے بھی قاصر رہتی ہے۔

مغربی تہذیب نے صنعت و تجارت میں اپنے قدم مضبوطی کے ساتھ جہان کے بعد جدت و اختراع کو فروغ دیا۔ جب مشینری بنانے اور اس کی تجارت میں ترقی کر لی تو ایک طرف آزاد تجارت کی پالیسی اختیار کی تاکہ غریب ممالک خام مال سستے داموں خریدیں اور ان کو بھاری مشینری اور اسلحہ اپنے ہی جاری کردہ ”سودی قرضوں“ پر منگے داموں فروخت کریں۔ یہ صورتحال ایسی ہے کہ سرمایہ دار ممالک (بھیڑیا) غریب ملک (بھیڑ) کو نگل سکے۔

1.3. امت مسلمہ کے معدنی وسائل تک رسائی:

عالم اسلام کے معدنی ذخائر سے اسلام دشمن قوتیں فائدہ اٹھا رہی ہیں اور معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ مغرب کی عالمی طاقت نے مسلمان ممالک کے درمیان نفرت پھیلادی ہے اور ان کو باہمی جنگ میں الجھا دیا ہے۔ عراق معدنی ذخائر سے مالا مال ملک ہے۔ عراق کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنے کے لیے امریکی افواج عراق میں کبھی دہشت گردی کے خلاف جنگ کے بہانے اور کبھی عراقی افواج کی لاجسٹک مدد کے بہانے عراق میں سرگرم ہیں۔ امریکہ کے ایجنڈے میں افغانستان پر معاشی تسلط قائم کرنا بھی شامل ہے۔ واقعہ 9/11 کے بعد 2001ء سے امریکہ افغانستان میں دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے جنگ لڑ رہا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان نے بھی امریکہ کا ساتھ دیا۔ امریکہ کا افغانستان میں اثر و رسوخ قائم کرنے کا اصل مقصد اس کے معدنی ذخائر تک رسائی حاصل کرنا ہے۔ افغانستان میں تانبا، لوہا، پارہ، کرومانٹ، زینک، سونے، چاندی اور لیتھیم کے ذخائر موجود ہیں۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق امریکی ماہرین ارضیات نے افغانستان میں معدنیات کے زیر زمین بھاری ذخائر دریافت کیے ہیں جن کی مالیت کا اندازہ تقریباً ایک ٹریلین ڈالر لگایا گیا ہے۔⁹ ایک اندازے کے مطابق افغانستان میں ”لیتھیم“ نامی قیمتی دھات کی مالیت کا تخمینہ 1 ٹریلین ڈالر (1000 ارب ڈالر) سے بھی زیادہ لگایا گیا ہے۔ سب سے ملکی دھات لیتھیم کی بڑھتی ہوئی معاشی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 2012ء کے دوران عالمی منڈی میں اس کی فی ٹن قیمت 4559 ڈالر تھی جو 2017ء میں 9100 ڈالر یعنی دو گنا سے بھی زیادہ ہو چکی ہے۔¹⁰ افغانستان کے شمال میں واقع ترکمانستان، ازبکستان اور تاجکستان گرم پانی کے کنوؤں تک رسائی بھی امریکہ کے مقاصد میں شامل ہے۔ دوسری جانب امریکہ کی عوام حکومت کی دہشت گردی کے خلاف ہے کیونکہ ایک اندازے کے مطابق افغانستان میں جاری جنگ کی امریکہ کے ٹیکس دہندگان کو ہر سال 45 ارب ڈالر قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔¹¹ اندازہ ہے کہ اس دوران سیکیوریٹی اور مالی تعاون کے نام پر امریکہ نے افغانستان پر 750 ارب ڈالر سے زائد رقم خرچ کی ہے جس کے منفی اثرات امریکی معیشت پر پڑ رہے ہیں۔¹²

دہشت گردی کی جنگ میں حصہ لینے کی وجہ سے پاکستان میں امن وامان کی صورتحال خراب ہوئی اور اقتصادی ترقی متاثر ہوئی ہے۔ امریکہ کی یہ بھی کوشش ہے کہ پاکستان کے داخلی امن وامان کی صورتحال بگاڑ کا شکار رہے تاکہ امت مسلمہ کی واحد ایٹمی پاور معاشی ترقی کی راہ پر گامزن نہ ہو سکے۔ پاکستان کے معدنی ذخائر بھی امریکہ کی نظروں سے اوجھل نہیں ہیں۔ پاکستان کی اہم معدنیات میں کوئلہ،

تیل، قدرتی گیس، لوہا، نمک، کرومائیٹ، جپسم، چونے کا پتھر، سنگ مرمر اور گندھک شامل ہیں۔ ورلڈ گولڈ کونسل کی جاری کردہ فہرست کے مطابق امریکا 81333 ٹن سونے کے ذخائر کے ساتھ پہلے، جرمنی 3377 ٹن کے ساتھ دوسرے، آئی ایم ایف 2814 ٹن ذخائر کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے، بھارت 557 ٹن ذخائر کے ساتھ گیارہویں اور پاکستان 64 ٹن ذخائر کے ساتھ 44 ویں نمبر پر ہے۔¹³ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں مختلف جہگوں میں 100 مقامات پر سونے اور تانبے کے ذخائر بارے میں معلومات سامنے آئی ہیں۔ یہ مقامات ملک کے چاروں صوبوں بالخصوص خیبر پختون خواہ اور بلوچستان میں موجود ہیں۔ پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کی طرف سے پارلیمانی کمیٹی میں پیش کی گئی رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ اب تک ملک کے 50 ہزار سکوائر میٹر میں قیمتی دھاتوں کا کھوج لگایا گیا ہے جن میں سے 4096 میوکیمل سبیدیمنٹ سپیل اکٹھے کئے گئے ہیں ان میں سے 2187 دھاتوں میں سونے کے نمونے دریافت ہوئے ہیں۔ پی ایم ڈی سی نے ان علاقوں سے سونا نکالنے کے لئے حکومت کو تجاویز دی تھیں لیکن حکمران یہ علاقے مختلف عالمی کمپنیوں کو ٹھیکے پر فراہم کر رہے ہیں۔¹⁴ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے علاقے تھر میں کولے کے 175 بلین ٹن، دنیا کے چوتھے بڑے ذخائر عطا کئے ہیں جو سعودی عرب اور ایران کے تیل کے مجموعی ذخائر کے برابر ہیں۔ ان کی مالیت 25 کھرب ڈالر بتائی جاتی ہے جن سے 200 سال تک مسلسل ایک لاکھ میگاواٹ سالانہ بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح سونے اور تانبے کے ذخائر میں پاکستان دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے جن کی مالیت کا تخمینہ 2500 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔¹⁵ کھیوڑہ میں نمک کی سب سے بڑی کان ہے۔ دنیا میں پاکستان کپاس پیدا کرنے والے ممالک کی فہرست میں چوتھے نمبر پر ہے۔ پاکستان میں واقع بین الاقوامی اہمیت کی حامل گوادریٹ عالمی طاقتوں کی تجارتی دلچسپی کا محور ہے جس کی سیاسی اور اقتصادی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس بندرگاہ کے ذریعے چین، روس، مشرق وسطیٰ اور یورپ کی باہمی تجارت انتہائی سہل انداز میں ممکن ہے۔ مغربی طاقت کی یہ ہی کوشش ہے کہ پاکستان میں صوبائی تعصب اور فرقہ واریت کو ابھار کر پاکستانی قوم کو داخلی طور پر دست و گریباں رکھیں۔ اسی طرح امریکہ نے ایران اور سعودی عرب میں اختلافات کے پیش نظر سعودی عرب کو عربوں ڈالر کا پرانا اسلحہ بچا۔ قطر کے خلاف سعودی حکومت کو کئی اقدامات اٹھانے میں امریکہ کا دباؤ ہے۔

مسلمانوں کے معاشی زوال میں مسلم حکمرانوں کی مغرب دوست خارجہ پالیسی بلاشبہ ایک اہم ترین کردار ادا کر رہی ہے۔ خارجہ پالیسی کے تعین اور سیاسی معاملات میں اگر اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھا جائے تو یقیناً بدامنی اور بے یقینی کی اس فضا سے بچا جاسکتا ہے جو ہر گز رتے دن کے ساتھ عالم اسلام کے لیے نت نئے چیلنجز پیدا کر رہی ہے۔

۲۔ صارفیت پر اثرات:

عالمی صارفیت کے رجحان کی وجہ سے اسلامی معاشرہ اسراف و تہذیر کا شکار ہو چکا ہے۔ افراد کو نت نئی اشیاء کی طرف مائل کرنے کے لیے اشتہار بازی کے ذریعے ابھارا جاتا ہے جبکہ اشتہار بازی کا خرچہ مصارف پیدائش میں شامل کر کے صارفین کی جیبوں سے نکالا جاتا ہے۔ مخصوص مواقع پر اشیاء پر سیل لگا کر عوام کو خریداری کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ مغرب نے اسلامی تہذیب کے شعائر کی تحقیر کے لیے

Black Friday کو سیل کے دن کے لیے منتخب کیا ہے۔ جس میں سال میں ایک جمعہ کے روز دکاندار معمول سے سستے نرخوں پر اشیاء فروخت کرتے ہیں۔ یہ دن امریکہ کی معیشت کے لیے نہایت اہم ہے کیونکہ ایک اندازے کے مطابق 2017ء میں امریکہ میں **Black Friday** کے موقع پر 5.03 بلین ڈالر مالیت کی آن لائن جبکہ 2 بلین ڈالر مالیت کی موبائل شاپنگ کے ذریعے اشیاء فروخت ہوئیں۔¹⁶ اس تہذیب کی تقلید میں مسلم ممالک میں بھی **Black Friday** پر دکاندار اشیاء کے نرخ کم کر دیتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں اس دن دکانداروں نے تین بلین روپے کمائے¹⁷۔ اسی طرح ملائیشیا میں بھی اس موقع پر اشیاء کی قیمتوں میں کمی کی گئی۔ تاہم سعودی عرب میں **Black Friday** جمعہ کے دن کی اہمیت و فضیلت کے پیش نظر نہیں منایا گیا۔ اسلام میں جمعہ کا دن عبادت کے لحاظ سے نہایت اہم ہے۔ مسلمانوں کو مغرب کی تقلید کرنے کی بجائے اسلامی تہواروں مثلاً عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے پہلے **Bright Friday** یا **Blessed Friday** منانا چاہیے۔ اشیاء کے نرخ کم کرنے چاہئیں۔ اس سے ایک طرف تو عید کی خوشیوں میں غرباء کو شریک کیا جاسکتا ہے جب کہ دوسری طرف تاجروں کو اشیاء کی فروخت سے کثیر سرمایہ بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ صارفیت کے رجحان کی وجہ سے افراد میں کریڈٹ کارڈز کا استعمال بھی بڑھ رہا ہے۔ متوسط طبقہ کا شخص اپنے معاشرتی وقار کی خاطر اپنی خواہش کے پیچھے بھاگتے ہوئے بتدریج بینکوں کے سودی قرضے کا مقروض ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس کے برعکس اسلام اعتدال اور سادگی کا درس دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا“¹⁸

”اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہو اور ماندہ بیٹھ جائے“ اسلامی تعلیمات میں ضروریات زندگی اور اچھے رہن سہن پر خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ابوالا حوص نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھٹیا کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس دولت ہے؟ میں نے کہا جی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس قسم کی؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام عطا کیے ہیں۔ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی نعمت عطا فرمائے تو چاہیے کہ تمہاری ذات پر اس کے فضل و کرم کا اثر دیکھا جاسکے۔¹⁹ لیکن اسراف و تکبر سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَابْسُوا وَتَصَدَّقُوا، فِي غَيْرِ اسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ“²⁰

”کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ کرو، نہ ہی اس میں اسراف ہو اور نہ ہی تکبر“

معاشرہ میں عیاشیانہ طرز زندگی کی وجہ سے سامانِ قییش کی طلب بڑھتی ہے جس کی وجہ سے ملکی سرمایہ ان کی پیداوار میں صرف کیا جاتا ہے۔ ملکی سطح پر سامانِ قییش کی رسد کو بڑھایا جاتا ہے اور بیرون ممالک سے درآمد بھی کیا جاتا ہے جس پر قیمتی زر مبادلہ کے ذخائر کو خرچ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ ہی زر مبادلہ اشیاء سرمایہ کی درآمد پر خرچ کیا جانا ملکی معاشی ترقی کے لیے زیادہ سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔

س۔ مادیت زدہ معاشی رویہ:

مغربی تہذیب ذاتی مفاد پر مبنی ہے اور مادیت کے غلبہ کی وجہ سے اسلامی معاشرہ کا فرد بھی معاشی حقوق العباد کو فراموش کر رہا ہے جب کہ اسلامی تہذیب میں دین کو خیر خواہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مالی عبادت رُکوة کو دین اسلام کے پانچ بنیادی ستون میں شامل کیا تاکہ معاشرے میں ارتکاز دولت کو تقویت نہ مل سکے۔ اخلاق اور معیشت کو باہم مربوط کیا تاکہ حسن معاشرت قائم ہو سکے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی معیشت میں اخلاق کی اہمیت کو زیر بحث لاتے ہوئے انسانی نفسیات کا تذکرہ یوں بیان کرتے ہیں کہ انسان کے مزاج میں منفی اور مثبت رجحانات پائے جاتے ہیں۔ بعض تخریبی تقاضے بھی انسان کے دل میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں انسان کشمکش کا شکار رہتا ہے۔ اگر یہ کشمکش حدود کی پابند نہ ہو تو منفی رجحانات غالب آ جاتے ہیں اور مثبت رجحانات دب جاتے ہیں۔ معاشی زندگی میں بھی انسان اسی کشمکش کا شکار رہتا ہے۔ انسان ہوس، زر پرستی اور حرص و لالچ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حرص و لالچ کا غلبہ اتنی شدت سے انسان پر مسلط ہو جاتا ہے کہ اس میں اپنے اور پرائے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے انسان کی اخلاقیات اور روحانیت کا انسان کی معاشی زندگی سے انتہائی گہرا تعلق ہے۔²¹

صارفیت کے رجحان سے معاشروں میں طبقاتی کشمکش بھی جنم لے رہی ہے۔ افراد میں برانڈز کی اشیاء خریدنے کا جنون ہے۔ برانڈز کے استعمال کو معاشرے میں وقار کا معیار سمجھا جا رہا ہے۔ مہنگے سے مہنگے ملبوسات خریدے جاتے ہیں جب کہ دوسری طرف معاشرہ کا صاحب حیثیت طبقہ غرباء و مساکین سے غفلت برت رہا ہے جو کہ دو وقت کی روٹی کے حصول پر بھی قادر نہیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی تلقین فرمائی۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”ایما مؤمن اطلع مؤمنًا علی جوعٍ اطعمہ اللہ یوم القیامۃ من ثمار الجنۃ، وأیما مؤمن سقى مؤمنًا علی ظمًا

سقاہ اللہ یوم القیامۃ من الریحیق المختوم، وأیما مؤمن کسا مؤمنًا علی عری کساه اللہ من خضر الجنۃ“²²

”اگر کوئی مومن کسی مومن کو بھوک میں کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور جس

مومن نے پیاس کی حالت میں مومن بھائی کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ اسے مہربند پاکیزہ نفیس شراب پلائے گا۔ جو مومن

بھائی کو اس کی بے لباسی پر لباس پہنائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز لباس میں سے پہنائے گا“

اسلامی معیشت میں دوسروں کے حقوق کو پس پشت ڈالنے کی مادیت زدہ سوچ کو تقویت دینے کی بجائے رضائے الہی کے حصول کے لیے تمام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کے جذبے کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ اسلام انسان کو مادہ پرست اور مفاد پرست بنانے کی بجائے قناعت پر مبنی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”قد أفلح من أسلم و رزق کفافاً، وقنعہ اللہ بما آتاه“²³

”البتہ اس شخص نے فلاح پائی جو اسلام لایا اور موافق ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جو دیا ہو اُس پر قناعت

دی“

اگر انسان قناعت جیسی اخلاقی اوصاف سے متصف ہو جائے تو زندگی اطمینان اور سکون سے بسر کر سکتا ہے۔ نیز اپنے دائیں بائیں افراد معاشرہ کی احتیاجات کا بھی خیال رکھ سکتا ہے جس سے اسلامی معاشرے سے فقر کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے۔

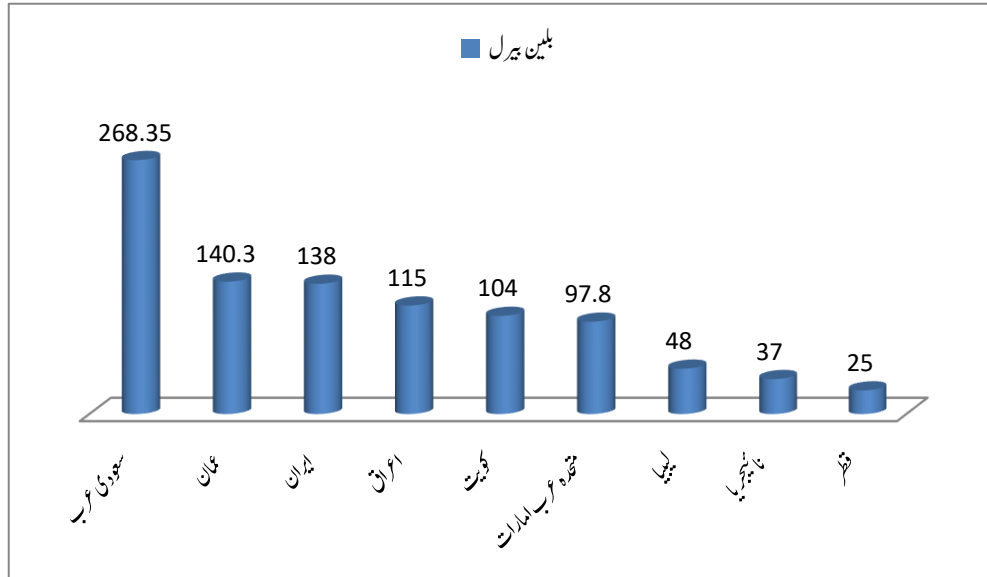
اسلامی تہذیب کی تاز کاری:

۱۔ امت مسلمہ میں اتحاد و یکا نگت:

اسلامی تہذیب کے غالب ہونے کے لیے امت مسلمہ کو اقتصادی میدان میں ترقی اور باہمی تعاون کو فروغ دینا ہوگا۔ مغرب کی معاشی اور ذہنی غلامی سے نکلنا ہوگا۔ یورپی ممالک کا یورپی یونین کی صورت میں بلاک موجود ہے۔ یورپی یونین میں 28 ممالک کا اتحاد ہے۔ 28 میں سے 18 رکن ممالک واحد کرنسی استعمال کرتے ہیں۔ سیاسی اور اقتصادی اتحاد کی وجہ امریکہ کے برابر اقتصادی قوت بننے کے لیے مشترکہ اقتصادی قوت تخلیق کرنا ہے۔ یورپی یونین کے رکن ممالک کا کوئی بھی باشندہ تنظیم کے کسی بھی رکن ملک میں رہائش اختیار کرنے کے علاوہ ملازمت، کاروبار اور سیاحت کر سکتا ہے اور اس کے لیے اسے پاسپورٹ، ویزا یا دیگر دستاویزات کی کوئی ضرورت نہیں۔ بالکل اسی طرح کسی ایک ملک کی مصنوعات بھی دوسرے ملک میں کسی خاص اجازت یا اضافی محصولات کے بغیر معیاری مصنوعات کے قانون کے تحت فروخت کی جاسکتی ہیں۔²⁴ ہمیں ایک اسلامی اقتصادی نظام تک پہنچنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلم ممالک کو بے شمار قدرتی وسائل، زرخیز زمین اور بہترین تجارتی بندرگاہوں سے نوازا ہے۔ عالم اسلام کے پاس ترقی کے تمام مواقع اور وسائل موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلم ممالک کو گرم پانی کے کنوؤں سے بھی مالا مال کیا ہے۔ معاشی ترقی اور صنعتی ترقی کا دار و مدار تیل پر ہے۔ عالمی تیل کے 81.5 فیصد ذخائر اوپیک (پٹرول برآمد کرنے والے ملکوں کی ایک عالمی تنظیم ہے) کے پاس ہیں۔²⁵ دنیا میں تیل پیدا کرنے والے 11 بڑے ممالک میں سے 9 اسلامی ممالک ہیں۔ اس کی وضاحت درج ذیل گراف میں ہے:

گراف 1: تیل کی دولت سے مالا مال اسلامی ممالک



Top 9 Muslim Countries with the Highest Oil Reserves in the World²⁶

ناجیبر یا امریکہ کو تیل برآمد کرنے والا پانچواں بڑا ملک ہے جب کہ ناجیبر یا میں سب سے زیادہ بیرونی سرمایہ کاری کرنے والا ملک امریکہ ہے۔ قطر قدرتی گیس کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں پہلے نمبر پر ہے۔²⁷

مندرجہ ذیل جدول میں عالمی ریٹنگ میں معدنی وسائل سے مالا مال دس ممالک میں سے تین اسلامی ممالک ہیں:

جدول 2: معدنی وسائل دنیا کے دس بڑے ممالک

ملک	تریلیں (ڈالر)	اہم معدنی وسائل
1 روس	75	کوئلہ، تیل، عمارتی لکڑی، قدرتی گیس اور سونا
2 امریکہ	45	کوئلہ، قدرتی گیس، تیل، سونا، تانبا اور عمارتی لکڑی
3 سعودی عرب	34.4	تیل اور قدرتی گیس (دنیا کے 20 فیصد تیل کے ذخائر رکھتا ہے اور قدرتی گیس کے حوالے سے دنیا میں پانچواں نمبر ہے)
4 کینیڈا	33.2	تیل، عمارتی لکڑی، یورینیم، قدرتی گیس اور فاسفورٹ
5 ایران	27.3	تیل اور قدرتی گیس (ایران دنیا میں 10 فیصد تیل اور 16 فیصد قدرتی گیس سپلائی کر رہا ہے)
6 چین	23	کوئلہ اور عمارتی لکڑی
7 برازیل	21.8	سونا، عمارتی لکڑی، یورینیم اور لوہا (دنیا کو 12.3 فیصد عمارتی لکڑی مہیا کر رہا ہے)
8 آسٹریلیا	19.9	کوئلہ، تانبا، سونا، یورینیم اور عمارتی لکڑی
9 عراق	15.9	تیل اور فاسفورٹ کی چٹانیں (دنیا کے نو فیصد تیل کے ذخائر ہیں)
10 وینیزویلا (جنوبی امریکہ کا ملک)	14.3	لوہا، تیل اور قدرتی گیس

Country with the Most Natural Resource²⁸

مسلم ممالک کے پاس قدرتی وسائل، انسانی وسائل اور سرمایہ موجود ہے۔ مسلم ممالک کے معاشی وسائل سے استفادہ کرنے کے لیے اُمت مسلمہ کا اتحاد ناگزیر ہے۔ قرآن حکیم میں مسلمانوں کی فلاح اور آپس کے تنازعات کے خاتمہ کے لیے اخوت کا درس دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا“²⁹

”پس تم اس اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی اور پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے بچالیا“

احادیث مبارکہ کی رُو سے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔³⁰ مومن کو دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی مانند قرار دیا گیا ہے۔³¹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جسد واحد سے تشبیہ دی جس کے ایک حصہ میں درد ہو تو سارا جسم اس درد میں شریک ہوتا ہے۔³²

مسلم ممالک کے باہمی تعلقات مضبوط ہونے چاہئیں۔ اگرچہ دوسری اقوام کے ساتھ معاشی تعلقات قائم کیے جاسکتے ہیں اور ان کے ساتھ تجارت کو فروغ دینے سے اسلام نے نہیں روکا۔ تاہم قلبی تعلقات سے منع کیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ“³³

”اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے۔ بے شک ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہر گز راہ راست نہیں دکھاتا“

یہود و نصاریٰ آپس میں ہی قلبی رفیق ہیں جب کہ مسلمانوں کے خلاف بغض و عداوت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کو باہم دست و گریباں کروانے میں کوشاں ہیں۔

۲۔ اسلام کے مکمل اقتصادی نظام کا قیام:

حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم معاشی عدم استحکام کا شکار ہیں تو قرآن اور حدیث کی تعلیمات کو ترک کرنے کی وجہ سے ہیں۔ کلیاتی معاشی استحکام اور معاشی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کے معاشی اصولوں کو کلی طور پر اپنایا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ“³⁴

”اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے“

اگر اسلام کی تعلیمات کو مکمل طور پر صحیح روح کے ساتھ نافذ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں اسلامی تہذیب کا احیاء نہ ہو لیکن اسلام کے اقتصادی نظام کے نفاذ کے لیے مکمل طور پر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہو گا۔ تقویٰ ہی انسان کے اندر توکل اور یقین پیدا کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ“³⁵

”اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور پرہیزگار ہو جاتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات (کے دروازے) کھول دیتے مگر انہوں نے تو تکذیب کی۔ سو ان کے اعمال کی سزا میں ہم نے ان کو پکڑ لیا“
 ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”لَوْ اَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ وَعَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلُهُ لَرْزَقْكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا“³⁶

”اگر تم اللہ پر ایسا توکل کرو جیسا کہ اُس پر توکل کرنے کا حق ہے، تو تم کو اس طرح روزی دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے۔
 صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں“

اسلام کے اقتصادی نظام کے قیام کے لیے مغرب کے ہاتھوں کی طرف دیکھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے ملکی وسائل سے استفادہ کیا جائے تاکہ اُمت مسلمہ معاشی ترقی سے ہم کنار ہو سکے۔ دنیا کی قیادت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ مسلم ممالک میں تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی پر توجہ دی جائے۔ ایسے افراد اور ادارے تیار کیے جائیں جو نوجوانوں اور قدرتی وسائل کا بھرپور استعمال کر سکیں۔ ایک زکوٰۃ و فنڈ تنظیم کا قیام ضروری ہے جس کی رقم کو عالم اسلام میں غربت، افلاس، جہالت اور بے روزگاری کے خاتمے کے لیے استعمال میں لایا جائے۔

س۔ گلوبل حلال فوڈ کی تجارت اور اسلامی بینکاری پر توجہ:

اسلام کے اقتصادی نظام پر مکمل طور پر عمل پذیری نہایت ضروری ہے جو سود کی لعنت سے پاک اور جدید دور کے اقتصادی تقاضوں کے مطابق ہو۔ اسلام میں سود کی قطعی ممانعت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتِغُوا فَلَئِنَّكُمْ لَتَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ“³⁷

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ ایماندار ہو، اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم (کسی پر) ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے“

اسلامی ترقیاتی بینک کی خدمات قابل قدر ہیں لیکن اسلامی ممالک کو عالمی مالیاتی اداروں کی استحصالی گرفت سے نکالنے کے لئے مزید موثر اقدامات کی ضرورت ہے۔ عالمی معیشت میں اس وقت مسلمانوں کا حصہ بہت زیادہ نہیں ہے۔ اسلامی نظام بینکاری اور حلال فوڈ کی تجارت غیر مسلم ممالک میں بھی مقبولیت پا رہی ہے۔ دنیا میں 80 فیصد سے زیادہ حلال تجارت غیر مسلم ممالک کے کنٹرول میں ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ حلال فوڈ سپلائی کرنے والے ملک آسٹریلیا، برازیل، نیوزی لینڈ، تھائی لینڈ، کینیڈا، امریکہ، انڈونیشیا، ملائیشیا، ہندوستان اور فلپائن ہیں۔ پاکستان کا عالمی حلال فوڈ کی تجارت میں حصہ 28 ملین ڈالر ہے جو کہ عالمی حلال فوڈ تجارت کا 0.5 فیصد ہے۔ یہ حصہ بھارت کی تجارت سے بھی کم ہے۔³⁸ یہ متوقع ہے کہ 2019ء تک عالمی حلال فوڈ مارکیٹ 3.7 ٹریلین تک

پہنچ جائے گی۔³⁹ عالمی حلال فوڈ مارکیٹ میں حصہ بڑھانے کے لیے اسلامی ممالک کو حلال فوڈ انڈسٹری کو ترقی دینا ہوگی اور باہمی تجارت کو بھی بڑھانا ہوگا۔

مسلم ممالک کے علاوہ غیر مسلم ممالک میں بھی اسلامی بینکاری پر کام ہو رہا ہے۔ غیر مسلم ممالک میں فلپائن، جرمنی، جاپان، برطانیہ، ہندوستان، ڈنمارک اور سویٹزرلینڈ جیسے غیر مسلم ممالک میں بھی بلاسود بینکاری کا آغاز ہو چکا ہے۔ فلپائن، جرمنی اور جاپان میں نفع و نقصان کی شراکت، اجارہ اور سلم پر مبنی وثیقہ جات استعمال کیے جا رہے ہیں۔ دنیا میں بینکاری نظام کو بلاسود کرنے کے لیے مربوط، منظم اور مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہے۔

مسلم حکمرانوں کے طرز حیات میں تبدیلی:

مسلمانوں کی ذلت و پستی کی ایک اہم وجہ جہاد کو چھوڑ کر دنیا کی لذتوں میں غرق ہونا ہے۔ مسلمان اس وقت دنیا کی کمزور قوم بن چکے ہیں۔ زوال اور تباہی کا شکار ہو رہے ہیں۔ مسلم اُمہ کے زیادہ تر حکمران عیش کو شہکار ہو چکے ہیں۔ اس کی واضح مثال پاکستان کے حکمرانوں کی عیاشیانہ زندگی ہے۔ اسلام آباد (عترت جعفری) کی رپورٹ کے مطابق ”وزیراعظم ہاؤس“ کا پویمہ خرچہ 2 لاکھ 30 ہزار روپے سے تجاوز کر چکا ہے۔ اس طرح اوسط سالانہ 8 کروڑ 42 لاکھ روپے ”وزیراعظم ہاؤس“ پر خرچ ہو رہے ہیں جب کہ الاؤنسز اور تنخواہ کی مد میں ہونے والے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔⁴⁰ اسی طرح سعودی عرب کے فرماں رواں عیاشیانہ زندگی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ 2008ء سے عالمی سطح ہر تیل کی قیمتوں میں کمی کے باعث سعودی عرب کی قومی آمدنی میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ سعودی عرب میں ملازمتوں کے لیے مقیم تارکین وطن سے یکم جولائی 2017ء سے 100 ریال ماہانہ ٹیکس عائد کیا گیا جو یکم جولائی 2018ء سے 200 ریال اور جولائی 2020ء تک 400 ریال ماہانہ کر دیا جائے گا۔ سعودی حکومت کے اس اقدام کا مقصد سعودی شہریوں کے لئے ملازمتوں کے زیادہ مواقع پیدا کرنے اور غیر ملکیوں کی یہاں کام کرنے کی حوصلہ شکنی ہے۔⁴¹ غیر ملکی رہائشیوں کے لئے اقامہ کی تجدید بروقت کروانا لازمی ہے تاہم تاخیر کی صورت میں پہلی بار تاخیر پر 500 ریال جرمانہ ہوگا، دوسری بار تاخیر سے تجدید ہونے کی صورت میں 1000 ریال جرمانہ اور تیسری بار ملک بدری کی سزا دی جائے گی۔⁴² تیل، پانی اور بجلی پر دی جانے والی مراعات بھی ختم کی گئیں۔ حکومت کا عوام پر ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ اور اعانوں میں کمی کی وجہ ماہرین مالی سال 2008ء سے موجودہ دور تک تیل کی قیمتوں میں کمی بتاتے ہیں۔ 2017ء میں سعودی حکومت کا آئی ایم ایف سے دس ارب ڈالر قرضہ کی درخواست دینے کی خبریں بھی منظر عام پر آئیں۔⁴³ سعودی حکومت کے حکمرانوں کو چاہیے کہ آئی ایم ایف سے قرضے لینے اور عوام کو ٹیکسوں کے بوجھ میں جھونکنے کی بجائے عیاشیانہ زندگی کو خیر باد کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے سادہ زندگی کو ترجیح دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اذا وسد الأمر الى غير أهله فانتظر الساعة“⁴⁴

”جب دیکھو کہ کاموں کی ذمہ داری ایسے لوگوں کے سپرد کر دی گئی جو اس کام کے اہل نہیں تو قیامت کا انتظار کرو“

اسلامی ممالک میں حکمرانوں، افسروں اور ملازمین کے قیمتی لباسوں، دفاتر میں قیمتی سامان اور قیمتی گاڑیوں کے بے جا استعمال پر سختی سے پابندی لگائی جائے۔ مالی وسائل کا رخ زیادہ سے زیادہ عوام کی فلاح کی طرف موڑا جائے۔

امت مسلمہ کو متعدد معاشی مسائل کا سامنا ہے۔ مغرب کے اثر و رسوخ کی وجہ سے امت مسلمہ مغرب کی دست نگر بن کر رہ گئی ہے۔ وہ اسلامی تہذیب جس کے ذمے دنیا کی قیادت تھی وہ سودی نظام اور قرضوں کے جال میں پھنس چکی ہے اور مغربی پالیسیوں کی غلام بن چکی ہے۔ مغربی تہذیب نے سود اور سودی بینکاری نظام کو رواج دیا جب کہ اسلامی تہذیب ان تمام معاشی اصولوں کو رد کرتی ہے جس سے کسی فرد یا قوم کا استحصال ہو۔ اسلامی تہذیب کی مضبوط معاشی بنیاد ہے۔ مسلم ممالک مغربی شرائط پر مبنی سودی قرضوں کی وجہ سے معاشی ترقی کی بجائے معاشی تنزلی کا شکار ہیں۔ جنرل سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ افراط زر بڑھ رہا ہے۔ زیادہ تر مسلم ممالک میں غربت اور بے روزگاری میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ممالک کو معدنی ذخائر سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ غیر مسلم طاقتوں بالخصوص امریکہ کی نظر مسلم ممالک کے معدنی ذخائر پر ہے۔ مسلم ممالک کے قدرتی وسائل ٹکٹ رسائی اور ان پر قبضہ کے لیے دہشت گردی کے خاتمہ کے نام پر مسلم ممالک پر چڑھائی کی جا رہی ہے۔ مغرب کے معاشی اثر و رسوخ سے نجات اور امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کی بحالی کے لیے اتحاد و یگانگت ضروری ہے۔ مغربی تہذیب کے اثرات کے تحت اسلامی معاشی اقدار زوال پذیر ہو رہی ہیں۔ اسلامی معاشرے میں مادیت زدہ رویہ پروان چڑھ رہا ہے۔ خرچ کرنے میں اسراف و تبذیر کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اسلام صرف میں اعتدال سے روشناس کرواتا ہے۔ معاشرے کے غریب اور نادار افراد کے لیے زکوٰۃ و صدقات کا نظام قائم کیا گیا ہے تاکہ دولت گردش میں رہے۔ معاشرے کے پسماندہ افراد معاشرے پر بوجھ بننے کے بجائے معاشرے کے فعال رکن بن سکیں۔ درحقیقت اسلام کے مکمل اقتصادی نظام کے نفاذ سے ہی مسلم ممالک معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں اور مغربی تہذیب کے اثر و رسوخ سے بچ سکتے ہیں۔

ذیل میں اسلامی تہذیب کی عظمت رفتہ کی بحالی کے لیے چند تجاویز پیش کی گئی ہیں:

- مسلم ممالک میں اسلام کے اقتصادی نظام کو مکمل طور پر نافذ کیا جانا چاہیے اور مسلم ممالک کو معاشی طور پر متحد ہو نا چاہیے۔
- سودی نظام سے نجات کے لیے اسلامک بلاک، اسلامک مارکیٹ اور اسلامک کرنسی کی تشکیل کے لیے مربوط، منظم اور مشترکہ کوششیں کی جائیں۔ نیز مسلم ممالک کو علمی میدان میں ترقی کرنی چاہیے اور جدت و اختراع کو فروغ دیا جائے۔
- باہمی اقتصادی تعاون سے عالم اسلام کے پاس موجود قدرتی اور انسانی ذرائع سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔
- گلوبل حلال فوڈ کی تجارت اور اسلامی بینکاری نظام پر توجہ دی جائے۔
- مسلم ممالک کے حکمرانوں کو عیش و عشرت کی زندگی کو ترک کر کے سادگی کی زندگی بسر کرنے چاہیے۔ اضافی مالی وسائل سے مسلم ممالک کے نادار افراد کی مدد کی جائے۔



¹ Muslim Population in the World;

<http://www.muslimpopulation.com/World/> Accessed March 11, 2018.

² The Future of World Religions: Population Growth Projections, 2010-20150, Pew Research Centre;

<http://www.pewforum.org/2015/04/02/religious-projections-2010-2050/>

³<https://www.cia.gov/library/publications/the-world-factbook/fields/2079.html>

⁴ یاسر ندیم، گلوبلائزیشن اور اسلام (لاہور، دارالکتاب دیوبند، سن)، ۲۱۳۔

Yāsir Nadīm, *Globālization and Islām* (Lahore: Dār-āl-Kitāb Deoband, n.d.), 213.

⁵ علامہ محمد اقبال، پال جبریل/کلیات اقبال (لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، سن)، ۴۳۵۔

Allamā Mūḥammad Iqbāl, *Bāl e Jibrīl/Kūliāt e Iqbāl* (Lahore: Iqbāl Ikdmī Pakistān), 435.

⁶ Turkey among 11 countries cleared of IMF debt;

<https://www.yenisafak.com/en/economy/turkey-among-11-countries-cleared-of-imf-debt-2466274>, accessed March 12, 2018.

⁷ Abdul Khaliq, IMF fresh loan to Pakistan- a recipe to ruin, Institute for Social & Economic Justice;

<http://isej.org.pk/imf-fresh-loan-to-pakistan-a-recipe-to-ruin/>

Accessed March 16, 2018.

⁸ القاسم بن سلام، ابو عبید، کتاب الاموال (مصر: دار الفکر، ۱۹۸۱ء)، ۶۱۔

Al-Qāsim bin Salam Abū 'Ubayd, *Kitāb-ul-Amwāl* (Egypt: Dār āl Fikar, 1981), 61.

⁹ U.S. Identifies Vast Mineral Riches in Afghanistan, 13 June 2010, The New York Time;

<http://www.nytimes.com/2010/06/14/world/asia/14minerals.html> Accessed March 18, 2018.

¹⁰ روزنامہ خبر، ۳ اگست ۲۰۱۷ء۔

<http://dailykhabar.com.pk/archives/35790>

¹¹ افغانستان میں امریکہ کے جنگی اخراجات ۴۵ ارب ڈالر سالانہ، ۷ فروری ۲۰۱۸ء،

<http://www.bbc.com/urdu/42976844>

¹² روزنامہ خبر، ۳ اگست ۲۰۱۷ء۔

<http://dailykhabar.com.pk/archives/35790>

¹³ روزنامہ جنگ، ۱۰ جون ۲۰۱۷ء۔

Daily Jang, 10 June 2017.

¹⁴ نوائے وقت، ۲۶ ستمبر ۲۰۱۶ء۔

Nawāi Wāqt, 26 September 2016.

¹⁵ مرزا اختیار بیگ، پاکستان کے معدنی ذخائر پر عالمی طاقتوں کی نظریں، روزنامہ جنگ، ۲۳ فروری ۲۰۱۵ء۔

Mirzā Iktīār Baeg, Pakistan kā Madnī Zakāir par 'ālmī Tāqtūn kī Nazrīn, Daily Jang, 23 February 2015.

¹⁶Black Friday racks up \$ 5.03 B in online sales, \$2B on mobile alone, <https://techcrunch.com/2017/11/24/black-friday-deals-net-640m-in-sales-so-far-mobile-60-of-all-traffic/>, accessed March 16, 2018.

¹⁷Dawn, 04 December 2017.

¹⁸الاسراء: ۲۹۔

Al-Isra', 29.

¹⁹ابوداؤد سلیمان بن اشعث، السنن (الریاض: دارالسلام، ۱۹۹۹ء)، حدیث: ۴۰۶۳۔

Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Al-Sūnan* (Riyadh: Dār-al-Salām, 1999), Ḥadīth# 4063.

²⁰محمد بن یزید ابن ماجہ، السنن (الریاض: دارالسلام، ۱۹۹۹ء)، حدیث: ۳۶۰۵۔

Muḥammad ibn Yazīd Ibn Mājah, *Al-Sūnan* (Riyadh: Dār-al-Salām, 1999), Ḥadīth# 3605.

²¹محمود احمد غازی، محاضرات معیشت و تجارت (لاہور: الفیصل ناشران و کتب، ۲۰۱۰ء)، ۲۰۔

Māhmūd Ahmed Ghazī, *Mūhāzrāt e Maīshat o Tijārat* (Lahore: Al-Faīsal Nāshrān o Kūtab, 2010), 20.

²²محمد بن عیسیٰ الترمذی، السنن (الریاض: دارالسلام، ۱۹۹۹ء)، حدیث: ۲۴۴۹۔

Muḥammad bin 'Isā Al-Tirmidhī, *Al-Sūnan* (Riyadh: Dār-al-Salām, 1999), Ḥadīth# 2449.

²³مسلم بن الحجاج بن مسلم، الجامع الصحیح (الریاض: دارالسلام، ۲۰۰۰ء)، حدیث: ۲۴۲۶۔

Muslim bin al-Ḥajjāj bin Muslim, *Al-Jāmi' al-Sahāih* (Riyadh: Dār-al-Salām, 2000), Ḥadīth# 2426.

²⁴European Union, https://en.wikipedia.org/wiki/European_Union, Accessed March 12, 2018.

²⁵Organization of the Petroleum Exporting Countries, OPEC Annual Statistic Bulletin 2017, 26;

http://www.opec.org/opec_web/static_files_project/media/downloads/publications/ASB2017_13062017.pdf accessed March 18, 2018.

²⁶<http://musliminc.com/top-10-muslim-predominated-oil-producing-countries-3337> Accessed March 18, 2018.

²⁷Top 9 Muslim Countries with the Highest Oil Reserves in the World;

<http://musliminc.com/top-10-muslim-predominated-oil-producing-countries-3337>

Accessed March 18, 2018.

²⁸<https://www.investopedia.com/articles/markets-economy/090516/10-countries-most-natural-resources.asp> Accessed March 18, 2018.

²⁹آل عمران: ۱۰۳۔

Al 'Imrān, 103.

³⁰ محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح (الریاض: دار السلام، ۱۹۹۹ء)، حدیث: ۲۴۴۲۔

Muhammad bin Ismā'il Al-Bukhārī, *Al-Jāmi 'al-Saḥāih* (Riyadh: Dār-al-Salām, 1999), Ḥadīth # 2442.

³¹ مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، حدیث: ۶۵۸۵۔

Muslim bin al-Ḥajjāj bin Muslim, *Al-Jāmi 'al-Saḥāih* Ḥadīth# 6585.

³² ایضاً، حدیث: ۶۵۸۸۔

Ibid., Ḥadīth# 6585.

³³ المائدہ: ۵۱۔

Al-Mā'idah, 51.

³⁴ البقرہ: ۲۰۸۔

Al-Baqarā, 208.

³⁵ سورۃ الاعراف: ۹۶۔

Al-A'raf, 96.

³⁶ محمد بن یزید ابن ماجہ، السنن، حدیث: ۴۱۶۳۔

Muhammad bin Yazīd Ibn Mājah, *Al-Sūnan* Ḥadīth# 4164.

³⁷ البقرہ: ۲۷۸-۲۷۹۔

Al-Baqarā, 278-279.

³⁸ Pakistan's trade: Share in Halal Food Market Negligible, The Express Tribune, 25 February 2016;

<http://tribune.com.pk/story/1053758/pakistans-trade-share-in-halal-food-market-negligible/> Accessed March 16, 2018.

³⁹ Halal market sector to reach 3.7 trn. US Dollar by 2019: Islamic Economy Report, News Halal;

<http://www.newshalal.com/article/261/market> Accessed March 16, 2018.

⁴⁰ نوائے وقت، ۱۷ مئی ۲۰۱۷ء۔

Nawāi Wāqt, 17 May 2017.

⁴¹ روزنامہ جنگ، ۱۳ جون ۲۰۱۷ء۔

Daily Jang, 13 June 2017.

⁴² نوائے وقت، یکم فروری ۲۰۱۸ء۔

Nawāi Wāqt, 1st February 2018.

⁴³ Saudi Arabia's \$10bn IMF loan and its implications;

<https://www.middleeastmonitor.com/20170831-saudi-arabias-10bn-imf-loan-and-its-implications/> Accessed March 17, 2018.

⁴⁴ محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، حدیث: ۵۹۔

Mūḥammad bin Ismā'īl Al-Bukhārī, *Al-Jāmi' al-Sahāih* Ḥadīth# 59.